اَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN

نمبر ۱۳۹ | مورخہ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۳۳ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۷ محرم سنہ ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۱ مئی ۸½ بجے صبح ایک ضروری کام کے لئے بذریعہ موٹر لاہور تشریف لے گئے۔ حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقامی جماعت کا امیر مقرر فرمایا۔

حضرت میرزا شریف احمد صاحب کو کچھ عرصہ سے گھٹنے میں درد کی وجہ سے تکلیف چلی آ رہی ہے۔ جس میں اب اضافہ ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

۱۹ مئی قریشی عبد المجید صاحب سب انسپکٹر پولیس نے دعوت ولیمہ کی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔

خاکسار ایڈیٹر کو خدا کے فضل سے اب بہت حد تک آرام ہے۔ اور فرائض منصبی کو سرانجام دینا شروع کر دیا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیا میں عذاب آنے کی وجہ

(رقم فرمودہ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۰۵ء)

"اگر کسی کا مذہب غلطی پر ہے۔ تو اس غلطی کی سزا کے لئے یہ دنیا عدالت گاہ نہیں ہے۔ اس کے لئے عالم آخرت مقرر ہے۔ جس قدر قوموں کو پہلے اس سے سزا ہوئی ہے۔ مثلاً آسمان سے پتھر برسے۔ یا طوفان سے غرق کئے گئے۔ یا زلزلہ نے ان کو فنا کیا۔ اس کا یہ باعث نہیں تھا۔ کہ وہ بت پرست تھے۔ یا آتش پرست۔ یا کسی اور مخلوق کے پرستار تھے۔ اگر وہ سادگی اور شرافت سے اپنی غلطیوں پر قائم ہوتے۔ تو کوئی عذاب ان پر نازل نہ ہوتا لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی آنکھ کے سامنے سخت گناہ کئے۔ اور نہایت درجہ شوخیاں دکھائیں۔ اور ان کی بدکاریوں سے زمین ناپاک ہو گئی۔ اس لئے ابھی دنیا میں ان پر عذاب نازل ہوا۔ خدا کریم و رحیم ہے۔ اور غضب میں دھیما ہے۔ اگر اس زمانے کے لوگ اس سے ڈریں۔ اور بدکاریوں اور ظلمتوں اور طرح طرح کے برے کاموں پر ایسی جرأت نہ کریں۔ کہ گویا خدا نہیں ہے۔ تو پھر ان پر کوئی عذاب نازل نہیں ہوگا جیسا کہ وہ فرماتا ہے مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ یعنی خدا تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا۔ اگر تم شکر گزار بن جاؤ۔ اور خدا پر ایمان لاؤ۔ اور اس کی عظمت اور سزا کے دن سے ڈرو۔ ایسا ہی اس کے مقابل پر فرماتا ہے۔ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ یعنی ان کو کہہ دے۔ کہ اگر تم نیک چلن انسان نہ بن جاؤ۔ اور اس کی یاد میں مشغول نہ رہو۔ تو میرا خدا تمہاری زندگی کی پرواہ کیا رکھتا ہے"

(الحکم ۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۵ء)

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا استعفےٰ

کشمیر کمیٹی کے اجلاس ۷ مئی کی مفصل رُوداد

۷ مئی کو سیسل ہوٹل لاہور میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا ایک اجلاس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل ممبران شامل ہوئے:۔

ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب۔ ملک برکت علی صاحب۔ حاجی شمس الدین صاحب۔ سید محسن شاہ صاحب۔ خان بہادر۔ حاجی رحیم بخش صاحب۔ مولانا عبدالمجید صاحب سالک۔ مولانا غلام مصطفےٰ صاحب۔ ڈاکٹر عبدالحق صاحب۔ سید عبدالقادر صاحب۔ پروفیسر علم الدین صاحب سالک۔ میاں فیروز الدین احمد صاحب۔ پیر اکبر علی صاحب۔ چوہدری اسد اللہ خان صاحب۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ چوہدری محمد شریف صاحب۔ مولوی عصمت اللہ صاحب۔ شیخ نیاز علی صاحب۔

حسب ذیل قراردادیں منظور ہوئیں:۔

۱۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو بعض حکام کشمیر کے یقین دلانے پر کہ کمیٹی کے مطالبات جو یکم فروری ۱۹۳۳ء کے ریزولیوشن نمبر ۳ میں پیش کئے گئے ہیں۔ منظور کئے جائینگے۔ یہ جلسہ "یوم کشمیر" کی تقریب کو مزید دو ماہ کے لئے ملتوی کرتا ہے۔

اس قرارداد کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے صدارت سے مستعفی ہونے کے متعلق اجلاس میں حسب ذیل تحریر سُنائی:۔

"مجھے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے تیرہ ممبروں کے دستخط سے ایک تحریر ملی ہے۔ جس میں اس امر کی خواہش ظاہر کی گئی ہے۔ کہ میں پندرہ دن کے اندر کشمیر کمیٹی کا ایک اجلاس اس غرض سے منعقد کروں۔ کہ کمیٹی کے عہدہ داروں کا نیا انتخاب کیا جائے۔ گو میں اپنے گزشتہ طریق عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ میں نے کبھی کسی ایک ممبر کی خواہش کو بھی کمیٹی کے بارہ میں پس پشت نہیں ڈالا۔ اس قدر دستخطوں کی ضرورت کو نہیں سمجھا۔ لیکن ویسے میں ان ممبروں کی خواہش سے متفق ہوں۔ اور وہ ممبران جو کمیٹی کے اجلاسوں میں شریک ہوتے رہتے ہیں۔ اُن میں سے بعض کو شاید یاد ہو۔ کہ میں نے گزشتہ سال ایک اجلاس کے موقعہ پر خود یہ خواہش ظاہر کی تھی۔ کہ اب ایک سال گذر چکا۔ اس لئے عہدہ داروں کا نیا انتخاب ہو جانا چاہیئے۔ لیکن ان ہی ممبروں میں سے جن کے دستخط مذکورہ بالا تحریر پر ثبت ہیں۔ بعض نے یہ خیال ظاہر کیا تھا۔ جس کی کسی دوسرے ممبر نے تردید نہیں کی تھی۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کوئی مستقل کمیٹی نہیں۔ بلکہ ایک عارضی کام کے لئے تھوڑے عرصہ کے لئے اس کا قیام ہوا ہے۔ اس لئے اس کے عہدہ داروں کا سالانہ انتخاب ضروری نہیں۔

غرض میں ان احباب کی خواہش سے متفق ہوں۔ اور آئندہ انتخاب کے لئے راستہ صاف کرنے کی غرض سے اور اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اب کشمیر کمیٹی کے کام کی نوعیت بہت کچھ بدل گئی ہے۔ میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت سے مستعفی ہوتا ہوں۔ میں اس موقعہ پر یہ بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ممبروں کا شکریہ ادا کروں۔ انہوں نے باوجود قسم قسم کی مشکلات کے حتے الوسع تعاون سے کام لیا۔ اور کئی مواقع پر میری خواہش کی بناء پر اپنی آراء کو ایک ایسے دائرہ میں محدود کر دیا۔ جو اتحاد کے لئے ضروری تھا۔

جہاں میں ممبروں کی اس طبعی خواہش کا احترام کرتا ہوں۔ جو تحریر مذکورہ بالا میں ظاہر کی گئی ہے۔ وہاں میں افسوس کے ساتھ ممبران کمیٹی کو اس اعلان کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جو ۴ مئی ۱۹۳۳ء کے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں اس مطالبہ کے متعلق شایع ہوا ہے۔ جو تیرہ ممبران کشمیر کمیٹی کی طرف سے میرے نام بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا ہے۔ اور جس کی اب تک تحریر مذکورہ پر دستخط کرنے والے ممبروں کی طرف سے تردید نہیں ہوئی۔ سول کے اس اعلان کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ مطالبہ اس ایجی ٹیشن سے متاثر ہو کر کیا گیا ہے۔ جو کشمیر کے ایک سربرآوردہ کارکن کی طرف سے صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے احمدی ہونے کی بنیاد پر شروع کیا گیا ہے۔ اس اعلان میں خصوصیت سے اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ نئے انتخاب کے مطالبہ پر پنجاب کے تمام غیر قادیانیوں نے دستخط کئے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ مطالبہ عام مروجہ قواعد کی بناء پر نہیں ہے۔ بلکہ اصل میں اس کا محرک یہ ہے۔ کہ ایک احمدی کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا صدر نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر سول کی یہ تحریر کشمیر کمیٹی کی اکثریت کے منشاء کے خلاف ہے تو میں اس مطالبہ کا حق رکھتا ہوں۔ کہ اس کی تردید تحریر مذکورہ پر دستخط کرنے والے ممبروں کی طرف سے سول وغیرہ میں شایع کرائی جائے۔ لیکن برخلاف اس کے اگر یہ امر ممبران کمیٹی کے اشارہ سے شایع کیا گیا ہے۔ تو اس میں یقیناً اس سلسلہ کی ہتک ہے۔ جس کا ایک فرد ہونے کو میں اپنے لئے موجب فخر سمجھتا ہوں۔ اور میرے نزدیک ان خیالات کی موجودگی میں جو اس اخباری اعلان کی تہہ میں پائے جاتے ہیں۔ نہ صرف میرا صدر رہنا بلکہ ممبر رہنا بھی جائز نہ ہوگا۔ اور ان خیالات کے معلوم کر لینے کے بعد میں بھی اپنی ہتک خیال کرونگا کہ اس کمیٹی کا ممبر رہوں۔ جو اس سلسلہ کے افراد سے تعاون کرنے کے لئے تیار نہ ہو جس کا میں ممبر ہوں۔ پس گو عام حالات میں میں تغیر عہدہ داران کو مفید سمجھتا ہوں۔ بلکہ خود اس سوال کو ممبران کے سامنے کئی دفعہ پیش کر چکا ہوں۔ اور اگر سول کا یہ نوٹ شایع نہ ہوتا۔ تو باوجود صدارت سے الگ ہو جانے کے میں ہر طرح سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی امداد کرتا۔ اور اس کے لئے صدر اور سکرٹری سے پورا پورا تعاون کرتا۔ لیکن اس اعلان کے بعد جو بظاہر حالات یقیناً بعض دستخط کنندگان کے اشارہ سے لکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس پرائیویٹ تحریر کا سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار کو کسی طرح علم نہیں ہو سکتا تھا۔ اور اگر ہوتا بھی۔ تو بہرحال وہ یہ وجہ اپنے پاس سے نہیں تراش سکتا تھا۔ میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ کشمیر کمیٹی کے سامنے یہ بات رکھدوں۔ کہ اگر ممبران کشمیر کمیٹی کی اکثریت اس اعلان کے مفہوم سے متفق ہے۔ اور فی الواقعہ میری احمدیت ہی اس تحریک کا موجب ہوئی ہے۔ تو میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی ممبری سے استعفےٰ دیتا ہوں۔ جو مذکورہ بالا صورت میں باقاعدہ طور پر نئے سکرٹری صاحب کو بھجوا دیا جائے گا۔

اس کے پڑھے جانے کے بعد حسب ذیل قراردادیں پاس کی گئیں:۔

۲۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا یہ جلسہ سول اینڈ ملٹری گزٹ میں شایع شدہ...

سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کی وفات پر اظہار افسوس و ہمدردی

حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کی وفات پر احباب جماعت احمدیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں خود حاضر ہو کر یا بذریعہ تار۔ یا خطوط جس کثرت سے اظہار رنج و افسوس کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت نے سلسلہ کے اس نقصان کو جو سیدہ مرحومہ کی وفات سے پہونچا۔ بے حد محسوس کیا ہے۔ اس وقت تک تعزیت کے خطوط اور احمدیہ جماعتوں کی قراردادیں لگاتار آرہی ہیں۔ اپنی جماعت کے علاوہ دوسرے بہت سے معززین نے بھی گہری ہمدردی اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ ہندو مسلم اخبارات نے بھی ہمدردانہ رنگ میں اس افسوسناک حادثہ کا ذکر کیا۔ اور ہمدردی ظاہر کی ہے۔ جس کے لئے ہم سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۳۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

سلسلہ احمدیہ کے لئے دو نہایت قیمتی جانوں کی قربانی

حضرت سیدہ امۃ الحیٔ صاحبہ اور حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کی وفات

نافع الناس وجودوں کی وفات

موت ہر ذی رُوح کے لئے مقدر ہے۔ اور کسی کو اس سے مفر نہیں۔ لیکن ان مجسم ایثار و قربانی ہستیوں کی موت جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش اور اس کی مخلوق کی خدمت گزاری کی خواہش سے پُر گزرتا ہے۔ گو ان کے لئے بہت بڑی نعمت ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کے آگے سے وُہ مادی پردہ ہٹ جاتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ اور ان کے درمیان اس دُنیا کا حائل ہوتا ہے۔ اور وُہ دار العمل سے کامیاب و بامراد ہو کر دار الجزاء میں داخل ہو جاتی ہیں۔ لیکن ان کی موت زندوں کے لئے بہت بڑے رنج اور صدمہ کا باعث ہوتی ہے۔ کیونکہ وُہ ان فوائد سے محروم ہو جاتے ہیں۔ جو ان وجودوں سے پہنچ رہے ہوتے۔ یا جن کے پہنچنے کی امید ان کی زندگی کی ایک ایک گھڑی دلا رہی ہوتی ہے۔

جماعت احمدیہ میں سے اس وقت تک کئی ایک نہایت ہی قیمتی وجود دُنیائے فانی کو چھوڑ کر محبُوب حقیقی سے جا ملے ہیں۔ حتٰے کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنے شیدائیوں اور جان نثاروں کو تڑپتا اور بلکتا چھوڑ کر دلبر یگانہ کے پاس چلے گئے۔ اور دُنیا جسے تیرہ سو سال کے بعد خدا تعالےٰ کے ایک مامور اور نبی کا پُر نور چہرہ دیکھنے۔ اور دائمی زندگی بخشنے والا کلام سننے کا موقعہ ملا تھا۔ آپ کے بابرکات وجود سے محروم ہو گئی۔

خدا تعالےٰ کا یہ اٹل قانون جاری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی حقیقی معرفت حاصل کرنے اس کے وصال کی تڑپ دل میں پیدا کرنے۔ اور اس کی رضا کے حصول کی خاطر اپنے جسم کا ذرہ ذرہ اس کی راہ میں قربان کر دینے والے وجود اپنا اپنا حق عبودیت اور فرض انسانیت ادا کرکے آخرت کی فلاح پاتے ہوئے اس عارضی زندگی کی بجائے ابدی زندگی پا گئے۔ مگر جتنا جتنا کوئی وجود دُنیا کے لئے فیض رساں اور نفع بخش ہوتا ہے۔ اور اپنی زندگی خدا تعالےٰ کی مخلوق کی بہتری و بھلائی کے لئے صرف کرتا ہے۔ اتنے ہی زیادہ حسرت و افسوس اور رنج والم کے جذبات اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔

دو خاص ہستیوں کا ذکر

اس سلسلہ میں اس وقت ہم طبقہ خواتین میں سے دو ایسی ہستیوں کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ جنہیں خدا تعالےٰ نے ہوش سنبھالتے ہی محض اپنے فضل و کرم سے ایسا موقعہ عطا فرمایا۔ کہ انہوں نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدا تعالےٰ کی رضا۔ اور اس کی مخلوق کو فیض پہنچانے کی خاطر صرف کیا۔ اور بالآخر اسی مقصد اور مُدعا کے لئے شمع کی طرح پگھل پگھل کر اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ اگرچہ جسمانی لحاظ سے وُہ نہایت ضعیف اور ناتواں تھیں۔ لیکن خدا تعالےٰ نے دین برحق کے لئے جان نثاری اور فدا کاری کا ایسا قوی جذبہ انہیں عطا کیا تھا۔ کہ وُہ خدا کی راہ میں قربانی و ایثار کی نہایت شاندار مثال قائم کر گئیں۔

سیدہ امۃ الحیٔ صاحبہ مرحُومہ

ان میں سے پہلی ہستی تو حضرت سیدہ امۃ الحیٔ صاحبہ مرحومہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی رحلت کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے انہیں ایک طرف تو اس لئے اپنا شریک زندگی بنایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خونی رشتہ قائم ہونے کی خواہش پوری ہو۔ اور دوسری طرف اس لئے کہ انہیں تعلیم دے کر اور ان کی تربیت کرکے جماعت کے طبقہ نسواں کی تربیت میں ان سے امداد لیں۔ تو ان کی عمر بہت چھوٹی تھی۔ اتنی چھوٹی نہیں۔ کہ متاہلانہ زندگی کی ذمہ واریوں کا احساس نہ ہو لیکن اتنی چھوٹی ضرور تھی۔ کہ اس عمر میں عام طور پر عقل و سمجھ کو خاص پختگی حاصل نہیں ہوتی لیکن یہ گوہر گرانمایہ جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی کان سے نکلا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ آیا۔ تو اس میں غیر معمولی تابناکی نمایاں ہو گئی۔

بحیثیت بیوی بے مثال زندگی

انہوں نے ایک طرف تو بحیثیت بیوی وُہ بے مثال نمونہ دکھایا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کے متعلق یہ غیر معمُولی اہمیت رکھنے والے الفاظ فرمائے۔ کہ

"وُہ مجھ سے اس قسم کا عشق رکھتی تھیں۔ کہ شائد کسی خاوند کو ایسی محبت کرنے والی بیوی نہ ملی ہو"

پھر فرمایا۔

"مجھے بہت سی شادیوں کے تجربے ہیں۔ میں نے خود بھی کئی شادیاں کی ہیں۔ اور بحیثیت ایک جماعت کا امام ہونے کے ہزاروں شادیوں سے تعلق ہے۔ اور ہزاروں واقعات مجھ تک پہنچتے رہتے ہیں۔ مگر میں نے عمر بھر کوئی ایسی کامیاب اور خوش کرنے والی شادی نہیں دیکھی۔ جیسی میری یہ شادی تھی"

بحیثیت دینداری اعلےٰ نمونہ

دُوسری طرف دین کی محبت اور اسلام کی ترقی کی تڑپ بھی ان کے دل میں بے حد تھی۔ اس بارے میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا بیان پیش کیا جاتا ہے۔ حضُور نے سیدہ مرحومہ کی وفات پر جماعت کے نام جو پیغام شائع کیا۔ اس میں تحریر فرمایا۔

"دین اور اسلام کی اس قدر محبت رکھتی تھیں۔ اور سلسلہ کی عورتوں کی علمی ترقی کی ان کے دل میں اس قدر تڑپ تھی۔ کہ میرے نزدیک ساری جماعت میں اس قسم کی کوئی عورت موجُود نہیں"

پھر حضُور نے فرمایا۔

"ان کے اندر ایک ایسا ایمان تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر۔ ایک ایسا یقین تھا اسلام کی صداقت پر۔ کہ جو ایمان اور یقین بہت کم عورتوں میں پایا جاتا ہے۔ ان کے اندر ایک یقین اور وثوق تھا۔ تمام سلسلہ کے کاموں کے متعلق۔ میں نے ہمیشہ ان کے ایمان کو خلافت کے متعلق ایسا مضبُوط پایا۔ کہ بہت کم مردوں میں ایسا ہوتا ہے۔ ان کی دین سے محبت۔ ان کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت۔ ان کی وُہ حالتِ ایمانی جو دین کے دوسرے شعبوں کے ساتھ تھی۔ میرے حساس قلب کو متاثر کئے بغیر نہ رہ سکتی تھی"

دینی تعلیم حاصل کرنے کا شوق

سیدہ مرحومہ کی ان خصوصیات اور اعلیٰ صفات نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ان کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دلائی۔ اور ان کے شوق اور سرگرمی کو دیکھ کر اس توجہ میں روز بروز اضافہ ہوتا گیا۔ اس امر کا ذکر حضور نے ان الفاظ میں فرمایا "میں نے ان سے جو شادی کی۔ اس وقت میری نیت یہ تھی۔ کہ ان کے ذریعہ باسانی عورتوں میں تعلیم دے سکوں گا۔ اس لئے میں نے ارادہ کیا۔ کہ فوراً ان کو تعلیم دوں۔ مگر وہ اس شوق میں مجھ سے بھی آگے بڑھی ہوئی نکلیں۔ ابتداءً میں کبھی سبقوں میں ناغے بھی کر دیتا تھا۔ مگر وہ کہہ کر اور زور دے کر اپنی تعلیم کو جاری رکھتی تھیں۔ اور اس میں انہوں نے بہت ترقی کی"

خدا کی راہ میں جان کی قربانی

اس تعلیمی شوق میں انہوں نے نہ کھانے کی پرواہ کی۔ نہ پینے اور پہننے کی۔ نہایت سادہ اور ہر قسم کے تکلف سے پاک زندگی بسر کرتیں۔ جسمانی حالت پہلے ہی بہت کمزور تھی۔ تعلیمی مشقت نے اسے اور زیادہ کمزور بنا دیا۔ مگر آخری دم تک انہوں نے حصول تعلیم اور مستورات سے متعلق دینی کاموں میں سرگرمی میں فرق نہ آنے دیا۔ اور اپنے نحیف و نزار جسم کو انہوں نے دین کی خاطر اور اسلام کی خدمت میں بالکل پگھلا دیا۔ حتیٰ کہ خدا تعالیٰ کی مشیت کے پورا ہونے کا وقت آگیا۔ اور انہوں نے اپنی جان بھی اس کی راہ میں پیش کر دی۔

سیدہ امۃ الحی صاحبہ کی وفات کا غم و افسوس

ان توقعات اور امیدوں کے لحاظ سے جو سیدہ مرحومہ کی ذات سے وابستہ تھیں۔ ان کی وفات کا حادثہ نہایت ہی جانکاہ اور رُوح فرسا حادثہ تھا۔ اسی لحاظ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اس غم کا احساس ہُوا۔ چنانچہ حضور نے نہایت ہی درد انگیز الفاظ میں فرمایا۔

"مجھے جو افسوس اور غم ہُوا ہے۔ وہ اس واسطے ہُوا۔ کہ مجھے نظر آتا ہے۔ کہ عورتوں میں تعلیم کے متعلق میں نے جو سکیم سوچی تھی۔ وہ تمام درہم برہم ہو گئی۔ انسانوں میں سب سے زیادہ جس ہستی سے مجھے امید تھی۔ کہ وہ اس سکیم کے چلانے میں میری مددگار ہو گی۔ وہ وفات پا گئی ہے۔" "درحقیقت انسانوں میں سے سب سے زیادہ ہستی جس پر مجھے اس تعلیمی سکیم کے متعلق بڑی امیدیں تھیں وہ امۃ الحی تھی۔ اب میری وہ سکیم اس واقعہ کے بعد بدل گئی۔ اور نئے فکر کی اس کے لئے ضرورت پڑی۔" "میرے اپنے خیال اور ارادہ میں جس ہستی کے اوپر میرا ہاتھ تھا۔ اور جس پر مجھے بڑی امیدیں تھیں۔ وہ ہستی مجھ سے جدا ہو گئی"

قربانی کی شاندار مثال

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ نے اپنے دینی اخلاص و جوش۔ محنت و مشقت اپنے ایثار و قربانی کا تھوڑی سی زندگی میں جو انہیں خدا کی طرف سے عطا ہوئی ایسا شاندار نمونہ پیش کیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی جماعت کی مستورات کی دینی تعلیم و تربیت کے متعلق ان کے وجود سے بہت بڑی امیدیں وابستہ کیں اور انہیں اس کام کا سب سے بڑھ کر اہل قرار دیا۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی مصلحت میں نہ تھا۔ کہ یہ امیدیں اس ذریعہ سے پوری ہوں۔ لیکن اس میں کیا شک ہے۔ کہ سیدہ مرحومہ نے دین کے لئے اپنا آرام و آسائش اپنی صحت و تندرستی کی قربانی پیش کر کے اپنے آپ کو ان امیدوں کا بہترین مرجع ثابت کر دیا۔ اور آخر اسی جد و جہد میں جان دے کر خدا کے دین اور اس کی مخلوق کے لئے قربانی کی نہایت شاندار مثال قائم کر دی۔

خواتین کی تعلیم و تربیت کا خیال

سیدہ مرحومہ کی المناک وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جماعت کے اس حصہ کی دینی تعلیم و تربیت کے خیال نے پہلے سے بھی زیادہ بے چین کر دیا۔ جس پر آئندہ نسلوں کی بہتری کا بہت بڑا انحصار ہے۔ یعنی طبقہ خواتین۔ اس لئے آپ نے خواتین کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ اور اس کی غرض یہ قرار دی۔ کہ تعلیم پانے کی شوقین خواتین خود تعلیم حاصل کر کے جماعت کی خواتین کو تعلیم دینے کا ذریعہ بن سکیں۔ اس سکول نے اپنے رنگ میں کام شروع کر دیا۔ لیکن چونکہ ضرورت اس بات کی تھی۔ کہ جماعت کی ترقی و استحکام کے لئے خلیفۂ وقت جس طرح مردوں میں اپنی ہدایات و احکام نافذ فرماتے ہیں۔ اسی طرح طبقہ خواتین کی بھی تربیت فرمائیں۔ اور اس کا بظاہر ذریعہ یہی ہو سکتا تھا۔ کہ کسی ایسی خاتون کی جو علم دین کی شیدائی اور اسلام کے لئے اپنے آرام و آسائش کو قربان کرنے والی ہوں۔ ان کی تعلیم و تربیت کی ذمہ واری اپنے اوپر لیں۔ اور انہیں طبقہ خواتین تک اپنی ہدایات پہونچانے۔ اور ان میں دین سے اخلاص اور اسلام کی محبت کی رُوح پھونکنے کا کام لیں۔ کیونکہ جماعت میں جو اثر خلیفۂ وقت کی بیوی کا ہو سکتا ہے۔ وہ کسی اور کا نہیں ہو سکتا۔ اور کسی اور کے لئے یہ ممکن نہیں کہ صحیح اور پورے طور پر خلیفہ کے خیالات کی ترجمانی کر سکے۔ ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہُوئے حضور نے پھر ارادہ فرمایا۔ کہ عورتوں میں اعلےٰ تعلیم کو رواج دینے اور ان میں سلسلہ کی رُوح پیدا کرنے کے لئے کسی ایسی لڑکی سے نکاح کر کے اس کی تعلیم و تربیت کا بوجھ اپنے اوپر رکھیں۔ جو تعلیم یافتہ ہو۔ اور جسے تربیت دے کر جماعت کی مستورات میں تعلیمی کام کرنے کے قابل بنا سکیں:۔

حضرت سیّدہ سارہ بیگم صاحبہ کا انتخاب

اس فیصلہ کے بعد مختلف جگہیں پیش ہوئیں۔ جن میں سے کئی ایسی تھیں یا جن کی سفارش ان کی شکل و صورت کرتی تھی۔ لیکن چونکہ یہ بات حضور کے مدنظر نہ تھی۔ اس لئے انکار کر دیا۔ پھر کئی جگہیں ایسی تھیں جو تعلیم زیادہ رکھتی تھیں۔ مگر ان کے متعلق بھی حضور نے انکار کر دیا۔ آخر قطع نظر ان امور کے محض اس وجہ سے حضرت مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری کی صاحبزادی سارہ بیگم صاحبہ جو دینی تعلیم رکھتی تھیں۔ اور جن کے ذریعہ وُہ بات جس کی سلسلہ کو ضرورت تھی۔ پوری ہوتی نظر آتی تھی۔ حضور نے ان کو منتخب فرمایا۔ اور ۱۲ اپریل ۱۹۲۵ء کو نکاح پڑھا گیا۔ خطبہ نکاح جو حضور نے خود پڑھا۔ نہایت ہی درد انگیز اور رقت خیز تھا۔ کیونکہ جن اغراض و مقاصد کے پیش نظر یہ نکاح منعقد ہُوا۔ ان کے ذکر میں سیدہ امۃ الحی صاحبہ کی یاد کا تازہ ہو جانا لازمی تھا۔ اور ان کی رحلت سے جو نقصان جماعت کو پہونچا۔ اس کا سامنے آجانا یقینی۔ اس لئے خطبہ نکاح میں جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اغراض نکاح بیان فرمائے۔ وہاں اس درد کا بھی اظہار فرمایا جس کا مُوجب سیدہ امۃ الحی صاحبہ کی وفات تھی:۔

سیّدہ سارہ بیگم صاحبہ کے نکاح کے اغراض

حضور نے فرمایا:۔

"اگر میرے سپرد ایک جماعت کی امامت نہ ہوتی۔ اگر ایک کثیر جماعت کی ترقی کا خیال مجھے مدنظر نہ ہوتا۔ تو درحقیقت اب شادی کرنا تو الگ رہا۔ اس کا خیال اور اس کی تحریک بھی میرے دکھے ہُوئے دل کے لئے ٹھیس لگنے کا مُوجب اور تکلیف دہ ہوتی۔"

پھر حضور نے فرمایا:۔

"میں کسی دُنیوی خواہش اور لذت کے لئے اس کام پر آمادہ نہیں ہُوا۔ میرا دل ڈرتا ہے۔ کہ وُہ جو پہلے ہی غموں اور فکروں کی آماجگاہ بنا ہُوا ہے۔ ایک اور فکر نہ سہیڑ لے۔ مگر خدا تعالیٰ سے دعائیں کی ہیں۔ اور مَیں محض اس نیت سے اس کے لئے آمادہ ہُوا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے سلسلہ کا ایک جزو جو بہت پیچھے ہٹا ہُوا ہے۔ اس ذریعہ سے اس کی ترقی کا سامان ہو۔ ورنہ میں جس قدر اپنے نفس کو ٹٹولتا ہوں۔ اس کے سوا کوئی خواہش نہیں پاتا۔ اور کوئی ظاہری وجہ بھی نہیں۔ جو دُنیوی فائدہ ظاہر کرتی ہو۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ محض ایک اور صرف ایک غرض اس کام بلکہ اس بوجھ کو اٹھانے کی محرک ہے۔ اور وُہ صرف جماعت کی ہمدردی اور سلسلہ کا مفاد ہے۔ میں نے بار بار اپنے دل کو ٹٹولا ہے۔ اور اس کے چاروں گوشوں کو دیکھا ہے۔ اور بہت غور سے دیکھا ہے۔ اس کے سوا میں نے اس میں کوئی اور خواہش نہیں دیکھی"

بہترین انتخاب

یہ تھے وُہ اغراض جن کی خاطر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیدہ سارہ بیگم صاحبہ سے نکاح کیا۔ اور پھر سیدہ مرحومہ نے اپنی زندگی کے ایک ایک لمحہ میں ثابت کر دیا۔ کہ انسانی انتخاب کے لحاظ سے اس سے بہتر انتخاب ناممکن تھا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوتے ہی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حبالۂ عقد میں آتے ہی سمجھ لیا۔ کہ ان پر بہت بڑی ذمہ داری عائد کی گئی ہے۔ اور اپنے آپکو اس ذمہ داری کی ادائیگی کے قابل بنانا ان کی زندگی کا اولین مقصد ہے۔

(باقی دیکھیں صـ ۹ ـ کالم اول)

357

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعودؑ کا بلند ترین مقام

"آسمان سے کئی تخت اترے۔ پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا" (وحی الٰہی)

ارفع واعلیٰ شان کی ایک جھلک

"خطبۂ الہامیہ" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی شان بلند کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :- "ہم اسلام کی مصیبتوں پر انا للہ پڑھتے ہیں۔ اور تیز دنوں کی گردش پر۔ دل مر گئے اور گناہ بہت ہو گئے۔ اور بے قراریاں بڑھ گئیں۔ پس اس اندھیری رات کے وقت اور تند ہوا کی تاریکی کے وقت خدا کے رحم نے تقاضا کیا۔ کہ آسمان سے نور نازل ہو۔ سو میں وہ نور ہوں۔ اور وہ مجدد ہوں۔ کہ جو خدا تعالےٰ کے حکم سے آیا ہے۔ اور بندۂ مؤیّد ہوں۔ اور وہ مہدی ہوں۔ جسکا آنا مقرر ہو چکا ہے۔ اور وہ مسیح ہوں جسکے آنے کا وعدہ تھا۔ اور میں اپنے رب سے اس مقام پر نازل ہوا ہوں جسکو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا۔ اور میرا بھید اکثر اہل اللہ سے پوشیدہ اور دور تر ہے۔ قطع نظر اس سے کہ عام لوگوں کو اس سے کچھ اطلاع ہو سکے۔ اور میرا مقام غوطہ لگانے والوں کے ہاتھوں سے بہت دور رہے۔ اور میری اوپر چڑھنے کی بلندی قیاس میں نہیں آسکتی۔ اور یہ قدم میرا خدا تعالےٰ کی راہ میں تیز چلنے والی اونٹنیوں سے تیز تر ہے۔ پس مجھے کسی دوسرے کیساتھ قیاس مت کرو۔ اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ۔ اور میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں۔ اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں۔ اور وہ سورج ہوں۔ جس کو دشمنی اور کینہ کا دھواں چھپا نہیں سکتا۔ اور کوئی ایسا شخص تلاش کرو۔ جو میری مانند ہو۔ اور ہرگز نہیں پاؤ گے اگرچہ چراغ لے کر بھی ڈھونڈتے رہو۔ اور یہ کوئی فخر نہیں۔ مگر اس خدا کی نعمتوں کا شکر ہے۔ جس نے اس نونہال کو لگایا ہے اور میں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں۔ اور الٰہی پاکیزگی کے چشمہ سے پاک کیا گیا ہوں۔ اور صاف کیا گیا ہوں۔ تمام میلوں اور کدورتوں سے۔ اور میرے رب نے میرا نام احمد رکھا ہے پس میری تعریف کرو۔ اور مجھے دشنام مت دو۔ اور اپنے امر کو ناامیدی کے درجہ تک مت پہنچاؤ۔ اور جس نے میری تعریف کی۔ اور کوئی قسم تعریف کی نہ چھوڑی۔ تو اس نے سچ بولا۔ اور جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا۔ اور جس نے اس بیان کو جھٹلایا۔ پس اس نے جھوٹ بولا ہے۔ اور اپنے رب کے غضب کو بھڑکایا ہے۔" (صفحہ ۱۱۱)

یہ بیان اس ارفع اور اعلےٰ مقام کی ایک جھلک ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں حاصل تھا۔ بے شک دنیا کی نگاہ میں ان الفاظ کی کوئی حقیقت نہ ہو۔ مگر چشم بصیرت رکھنے والے اور روحانیت کے چشمہ سے سیراب ہونے والے مبارک انسان ان الفاظ کی قدر و قیمت سے آگاہ ہیں اور جانتے ہیں۔ کہ آپ کی اطاعت اسی قدر ضروری ہے۔ جسقدر آپ کا درجہ عالم روحانی میں ممتاز نظر آتا ہے۔ اس جامع بیان کے ساتھ ہی اللہ تعالےٰ کے حضور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو مختلف مراتب حاصل ہیں۔ ان کا ایک مجمل خاکہ ذیل میں اسی غرض کو ملحوظ رکھتے ہوئے کھینچا جاتا ہے۔ کہ تا جماعت کے احباب یہ اندازہ لگائیں۔ کہ اتنی عظیم الشان شخصیت کے دامن پاک سے وابستہ ہونے کے بعد ان کی ذمہ داریاں کسقدر بڑھ جاتی ہیں۔ نیز مخالفین غور کریں۔ کہ کیا یہ الفاظ ایک کاذب کے مونہہ سے نکل سکتے ہیں؟

آخری مسیحؑ اور آخری مہدیؑ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :- "بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا۔ کہ وہ مسیح جو اس امت کے لئے ابتداء سے موعود تھا۔ اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا۔ جسکی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دی تھی۔ وہ میں ہی ہوں۔" (تذکرۃ الشہادتین صٓ)

"قرآن شریف سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ آخری مسیح جو پہلے مسیح کے قدم پر آئے گا آدم کے زمانہ سے چھٹے ہزار کے آخر پر پیدا ہو گا۔" (ریویو جلد اول صٓ)

"آخری مسیح کی تکذیب کے بعد بھی دنیا میں طاعون پھیلے گی" (تذکرۃ الشہادتین صٓ)

"ابو جہل کو فرعون سے مشابہت دی گئی ہے۔ اور آخری مسیح کے مخالفین کو یہود مغضوب علیہم سے" (تذکرۃ الشہادتین صٓ)

"میرے سوا دوسرے مسیح کے لئے میرے زمانہ کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔ اگر فکر کرو۔ اور ظلم اختیار نہ کرو۔ پس میں صاحب زمان موعود ہوں۔ اور میرے بعد کوئی زمانہ نہیں" (خطبہ الہامیہ)

حکم اور آخری موعودؑ

"حدیثوں میں یہ پیشگوئی موجود ہے۔ کہ وہ مسیح موعود جو اسی امت سے ہو گا۔ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے حکم ہو گا یعنی جسقدر اختلاف داخلی اور خارجی موجود ہیں۔ ان کو دور کرنے کے لئے خدا اسے بھیجیگا۔ اور وہی عقیدہ سچا ہو گا۔ جس پر وہ قائم کیا جائیگا ...... جیسا کہ حضرت عیسےٰ کے وقت میں ہوا۔ اور پھر بعد اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوا۔ سو آخری موعود کے وقت میں بھی ایسا ہی ہو گا" (...)

آخری انسان

"قرآن شریف میں اس بات کی تصریح کی گئی ہے۔ کہ ہر ایک چیز کو خدا نے چھ دن کے اندر پیدا کیا۔ مگر اس انسان کو جس پر دائرہ مخلوق ختم ہوتا تھا۔ چھٹے دن کے آخری حصہ میں پیدا کیا اسی طرح اس آخری انسان کے لئے ہزار ششم کا آخری حصہ تجویز کیا گیا" (تحفہ گولڑویہ صٓ۱۰)

آخری آدم

"ضرور تھا۔ کہ مرتبۂ آدمیت کی حرکت دوری زمانہ کے انتہا پر ختم ہوتی۔ سو یہ زمانہ جو آخر الزمان ہے۔ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے ایک شخص کو حضرت آدم علیہ السلام کے قدم پر پیدا کیا۔ جو یہی راقم ہے۔ اور اس کا نام بھی آدم رکھا ...... جسطرح کہ پہلا آدم پیدا کیا تھا۔ اس نے مجھے بھی جو آخری آدم ہوں۔ جوڑا پیدا کیا" (تریاق القلوب صٓ۱۵۶)

"چونکہ اول اور آخر کو ایک نسبت ہوتی ہے۔ اس لئے مسیح موعود کو خدا نے آدم کے رنگ میں پیدا کیا" (لیکچر سیالکوٹ صٓ۵)

آخری راہ و آخری نور

"ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔" (کشتی نوح)

رسولوں کی آخری میزان ظاہر کرنیوالا

"یہی معنے آیت واذا الرسل اقتت کے ہیں جنکو خدا نے میرے پر ظاہر فرمایا۔ کہ رسولوں کی آخری میزان ظاہر کرنیوالا مسیح موعود ہے۔" (تحفہ گولڑویہ صٓ۹۱)

تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر

"خدا تعالےٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں۔ میں شیث ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحاق ہوں

میں اسمٰعیل ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں یوسف ہوں میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسےٰ ہوں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کا میں مظہر اتم ہوں۔ یعنے ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔ (حقیقۃ الوحی حاشیہ ص۷۲)

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

آخری خلیفہ

"آیت کما استخلف الذین من قبلہم میں یہ بھی اشارہ کر دیا ہے۔ کہ آخری خلیفہ اس امت کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ایسے زمانہ میں آئے گا۔ جو وہ زمانہ اپنی مدت میں اس زمانہ کی مانند ہوگا۔ جبکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد آئے تھے۔ یعنی چودھویں صدی" (تذکرۃ الشہادتین)

"آخری خلیفہ مسیح موعود کے نام سے اسی امت میں سے آئے گا۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۴۹)

"چونکہ موسوی خلافت کا انجام ایسے نبی پر ہوا۔ یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر جو حضرت موسیٰ سے چودھویں صدی کے سر پر آیا۔ اور نیز کوئی جنگ اور جہاد نہیں کیا۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ آخری خلیفہ سلسلۂ محمدی کا بھی اسی شان کا ہو" (لیکچر سیالکوٹ ص۹)

"میں آخری خلیفہ اس نبی کا ہوں۔ جو خیر الرسل ہے" (حقیقۃ الوحی ص۱۵۰)

آخری مجدد

"یہ بھی اہل سنت میں متفق علیہ امر ہے۔ کہ آخری مجدد اس امت کا مسیح موعود ہے۔ جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا" (حقیقۃ الوحی ص۱۹۳)

عمارت اسلام کی آخری اینٹ

"اس عمارت میں ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی۔ یعنی منعم علیہم کی۔ پس خدا نے ارادہ فرمایا۔ کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے۔ اور آخری اینٹ کے ساتھ بنا کو کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں۔۔۔۔ اور میں منعم علیہم گروہ میں سے فرد اکمل کیا گیا ہوں۔" (خطبہ الہامیہ ص۱۱۲)

روضۂ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار (درثمین)

خلیفوں کا خاتم

"خلاصۂ کلام یہ کہ خدا اکیلا ہے۔ اور ایک ہونے کو دوست رکھتا ہے۔ اس لئے اس کی یکتائی نے چاہا۔ کہ وہ انسان جو خلیفوں کا خاتم ہو۔ اس آدم کے مشابہ ہو جو سب خلیفوں کا پہلا تھا۔ اور مخلوقات میں اول شخص تھا جس میں خدا کی روح پھونکی گئی تھی۔" (خطبہ الہامیہ ص۱۶۹)

محمد ثانی

"باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا۔ پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا۔ کیونکہ یہ محمد ثانی اسی محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تصویر اور اسی کا نام ہے" (ایک غلطی کا ازالہ ص۵)

احمد ثانی

"اللہ تعالےٰ کے اس قول میں ولہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ دو احمدیوں کی طرف اشارہ ہے۔ اور ان دونوں کو اپنی نعماء متکاثرہ میں سے ٹھہرایا ہے۔ اول احمد تو احمد مجتبیٰ اور محمد مصطفےٰ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ اور دوسرا احمد احمد آخرالزمان ہے۔ جس کا نام خدا کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود رکھا گیا ہے۔" (اعجاز المسیح ص۱۳۵)

بدر ثانی

"خدا تعالےٰ کے اس قول میں کہ ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ بیناؤں کی طرح نگاہ کر کیونکہ یہ آیت یقیناً دو بدر پر دلالت کرتی ہے۔ اول وہ بدر جو پہلوں کی نصرت کے لئے گزرا اور دوسرا وہ بدر جو پچھلوں کے لئے ایک نشان ہے۔۔۔۔ اس آیت کے دو رخ ہیں۔ اور نصرت دو نصرتیں اور بدر دو بدر ہیں۔ ایک بدر گزشتہ زمانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور دوسرا بدر آئندہ زمانہ سے جبکہ مسلمانوں کو ذلت پہنچے جیسا کہ اس زمانہ میں دیکھتے ہو" (خطبہ الہامیہ ص۱۸۳ و ۱۸۴)

ختم الرسل کا بعث ثانی

"ہر ایک نبی کا ایک بعث ہے۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دو بعث ہیں۔ اور اس پر نص قطعی آیت کریمہ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم ہے۔۔۔۔ پس جبکہ یہ امر نص صریح قرآن شریف سے ثابت ہوا۔ کہ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فیض صحابہ پر جاری ہوا۔ ایسا ہی بغیر کسی امتیاز اور تفریق کے مسیح موعود کی جماعت پر فیض ہوگا۔ تو اس صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک اور بعث ماننا پڑا۔ جو آخری زمانہ میں مسیح موعود کے وقت میں ہزار ششم میں ہوگا" (حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص۹۴)

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دو بعث ہیں۔ یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا ہے۔ جو مسیح موعود اور مہدی معہود کے ظہور سے پورا ہوا۔" (خطبہ الہامیہ ص۹۴)

امت محمدیہ کی دیوار

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہاں تک فرما دیا کہ اس امت کی دو دیواریں ہیں۔ ایک میں اور ایک مسیح اور اس کے درمیان آپ نے فیج اعوج فرمایا ہے۔ جن کی نسبت ارشاد ہے۔ کہ وہ مجھ سے ہیں۔ اور میں ان سے ہوں۔" (تقریروں کا مجموعہ ص۱۲)

خاتم الاولیاء و خاتم الاولاد

"بعض گزشتہ اکابر نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر یہ پیشگوئی بھی کی تھی۔ کہ وہ انتہائی آدم جو مہدی کامل اور خاتم ولایت عامہ ہے۔ اپنی جسمانی خلقت کی رو سے جوڑا پیدا ہوگا یعنی آدم صفی اللہ کی طرح مذکر و مونث کی صورت پر پیدا ہوگا۔ اور خاتم الاولیاء ہوگا۔ کیونکہ آدم بھی نوع انسان میں سے پہلا مولود تھا۔ سو ضرور ہوا۔ کہ وہ شخص جس پر بکمال و تمام دورہ حقیقت آدمیہ ختم ہو۔ وہ خاتم الاولاد ہو۔ یعنے اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے۔" (تریاق القلوب ص۱۵۶)

"قرآن کے حکم کے رو سے وہ وعدہ کا خلیفہ اور خاتم الخلفاء جس کو دوسرے لفظوں میں مسیح موعود کہنا چاہیئے۔ اسی طور سے پیدا ہونا ضروری تھا۔ کہ وہ توام کی طرح تولد پائے۔ اس طرح کہ پہلے اس سے لڑکی نکلے۔ اور بعد اس کے لڑکا خارج ہو۔ تا وہ خاتم الولد ہو" (تریاق القلوب ص۱۵۹)

کلمۃ اللہ و روح اللہ

"مسیح ابن مریم میں کلمۃ اللہ ہونے کی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ آخری مسیح بھی کلمۃ اللہ ہے۔ اور روح اللہ بھی۔ بلکہ ان دونوں صفات میں پہلے سے زیادہ کامل ہے۔" (تریاق القلوب ص۱۵۹)

مسیح آخرالزمان

"انعمت علیہم سے اس امت کے ابدالوں کا سلسلہ مراد ہے۔ جنہوں نے مسیح آخرالزمان کی تصدیق کی۔ اور صدق دل سے اسے قبول کیا۔ یعنے اس مسیح کو جس پر یہ سلسلہ ختم ہوا۔" (خطبہ الہامیہ ص۱۲۴)

"قرآن کے کلام کا نظام درست نہیں ہوتا۔ سوائے اس کے کہ انعمت علیہم سے مسیح آخرالزمان مراد لیا جائے" (خطبہ الہامیہ ص۱۲۵)

احمد آخرالزمان

احمد آخر زماں نام من است
آخریں جامے ہمیں جام من است (درثمین)

امام آخرالزمان

"حالت فاسدہ زمانہ کی یہی چاہتی ہے۔ کہ گندے زمانہ میں جو امام آخرالزمان آوے۔ وہ خدا سے مہدی ہو۔ اور دینی امور میں کسی کا شاگرد نہ ہو۔ اور نہ کسی کا مرید ہو" (اربعین ص۱۲)

یہ چند حوالجات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہی الفاظ مبارکہ میں نقل کئے گئے ہیں۔ اس امر کے ظاہر کرنے کے لئے بالکل کافی ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے حضور آپ کا مقام کس قدر بلند ہے۔ ایسے عظیم الشان نبی کے دامن سے وابستہ ہونے پر ہماری ذمہ واریوں میں معتدبہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور جہاں اپنی جماعت کو ہم توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ اسی نسبت سے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو وسیع کرے۔ وہاں ہم غیر مبائعین سے بھی سوال کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا ایسے مدعی ماموریت کو محض مجدد کہنا انتہائی ناانصافی اور ظلم نہیں؟

اسلام اور خیرات

ہر مسئلہ کے متعلق تفصیلی احکام

اس مستقل عنوان کے ماتحت بارہا بتایا جا چکا ہے۔ کہ اسلام نے ہر مسئلہ اور اس کے ہر پہلو کو مکمل صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس کے مالہ و ماعلیہ پر اچھی طرح بحث کی ہے۔ اور اس کا کوئی پہلو تشنہ تحقیق نہیں رہنے دیا۔

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خیرات اور صدقہ کا رواج قریباً تمام متمدن ممالک اور اقوام میں پایا جاتا ہے۔ اور شائد ہی کوئی خطہ ایسا ہو۔ جہاں کے رہنے والے داد و ستد سے ناآشنا ہوں۔ لیکن اسلام کے سوا آپ کو کوئی ایسا مذہب نہ ملے گا۔ جو خیرات کے مسئلہ کو مکمل صورت میں دنیا کے پیش کرتا ہو؛

خیرات کے مختلف پہلو

دیگر مذاہب کے متعلق تو اس میں بھی شک ہے۔ کہ اس کے متعلق انہوں نے کوئی تاکیدی احکام بھی دیئے ہیں۔ یا معمولی طور پر تذکرہ پر ہی اکتفا کیا ہے۔ لیکن اسلام نے خیرات کے تاکیدی احکام۔ خیرات کرنے میں شیطان کی طرف سے روکاوٹیں اور ان کے ازالہ کا طریق۔ خیرات کا صحیح مصرف۔ خیرات کس حالت میں کی جائے۔ خیرات کن چیزوں سے کی جائے دے دینے کے بعد کیا طریق عمل ہونا چاہیئے۔ خرچ کرتے وقت کن امور کو مدنظر رکھا جائے۔ سائل کے سوال کے جواب میں پاس نہ ہونے کی وجہ سے اور نہ دے سکنے کی صورت میں کیا کیا جائے۔ یہ سب امور بالتفصیل بیان کئے ہیں۔ اور اس لحاظ سے ایک چھوٹے سے مسئلہ کو بیان کرنے میں جسے دوسرے مذاہب نے بالکل یا قریب قریب نظر انداز ہی کر دیا ہے۔ اپنی فضیلت اور اکملیت کا ثبوت دیا ہے۔

خیرات کی تاکید

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما تنفقوا من خیرٍ فلا نفسکم یعنے یہ مت خیال کرو۔ کہ بنی نوع انسان اور اپنے غریب اور مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے تم جو کچھ خرچ کروگے۔ وہ ضائع ہو جائے گا۔ اور تمہارے کام نہ آسکے گا۔ نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ تم جو کچھ خرچ کروگے۔ وہ دراصل تمہارے اپنے ہی نفع کے لئے ہوگا۔ اور اس طرح خرچ کرنا گویا اپنی ہی بہبودی کے لئے خرچ کرنا ہے۔ پھر فرمایا۔ وما تنفقوا من خیرٍ یوف الیکم وانتم لا تظلمون یعنی نیکی کے رستہ پر جو کچھ تم خرچ کروگے۔ اس کا پورا پورا اجر تمہیں ملے گا۔ اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ یعنے اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے تم اس سے محروم نہ ہو جاؤ گے۔ پھر فرمایا۔ وانفقوا فی سبیل اللّٰہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ واحسنوا ان اللّٰہ یحب المحسنین۔ گویا بتایا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے رستہ میں خرچ نہ کرنا اپنے آپکو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ قوم کے قابل امداد افراد کو موزوں امداد نہ مل سکی تو وہ تباہ ہوں گے۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ قوم تباہی کی طرف جائے گی۔ اور دوسرے ان کی امداد کے فرض کی ادائیگی سے کوتاہی بجائے خود انسان کے لئے موجب ہلاکت ہو سکتی ہے

بخل نفس سے بچنے کی تاکید

مال کو ایسے کام میں خرچ کرتے وقت جسکا مفید نتیجہ بظاہر نظر نہیں آتا۔ اور جس کے فوائد کا سراسر غیب کے ساتھ تعلق ہے فطرتاً انسان کا نفس بخل کرتا ہے۔ اور شیطان طرح طرح کے وساوس اور خدشات ذہن میں لاکر انسان کے اندر تذبذب کی حالت پیدا کر دیتا ہے قرآن کریم نے اسکی بھی اصلاح فرمائی۔ اور مومن کو مخاطب کر کے فرمایا الشیطان یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء واللّٰہ یعدکم مغفرۃ منہ وفضلا انفاق فی سبیل اللہ کیوقت تمہارے اندر کوئی خدشہ اور وسوسہ پیدا نہیں ہونا چاہیئے شیطان تمہارے سامنے اپنے حوائج اور ضروریات پیش کر کے فقیر اور نادار ہو جانے کا خدشہ پیدا کرتا ہے۔ لیکن اسے تم خاطر میں نہ لاؤ۔ اور ہرگز نہ ڈرو۔ کیونکہ راہ خدا میں خرچ کرنے کی انسان غریب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ اس کے عوض تم سے مغفرت اور اپنے فضل کا وعدہ کرتا ہے۔ گویا بتایا۔ کہ اس سے تمہارے گناہ دور ہو جائیں گے۔ اور اللہ تعالےٰ کا فضل نازل ہوگا

خیرات کا صحیح مصرف

فرمایا۔ واٰتی المال علیٰ حبہٖ ذوی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل وفی الرقاب۔ یعنے محتاج رشتہ دار۔ یتامیٰ۔ مساکین۔ مسافروں اور غلامی میں جکڑے ہوئے انسانوں کو آزاد کرانے کے لئے تمہیں خرچ کرنا چاہیئے۔ اور جب خیرات کرنے لگو۔ تو ان کی امداد تمہارے پیش نظر ہونی چاہیئے۔ پھر فرمایا للفقراء الذین احصروا فی سبیل لا یستطیعون ضرباً فی الارض یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف تعرفھم بسیماھم لا یسئلون الناس الحافا۔ اس آیت کریمہ میں ایک نہایت ہی اہم پہلو بیان فرمایا۔ یعنے خیرات کے لئے کسی سائل کے خود آکر دست سوال دراز کرنے کے منتظر نہ رہو۔ بلکہ خود محتاجوں کا خیال رکھو۔ اور دیکھتے رہو۔ تمہارے اردگرد کون کون سے حاجتمند ہیں۔ اور اس امر کا بغور مطالعہ کرو۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ وہ فی الواقع حاجتمند اور محتاج ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ انہیں گھر کا کام رہو کر اور انتہائی تذلل اختیار کر کے سوال کرنے اور مانگنے کی عادت نہیں ہوتی۔ لوگ انہیں غنی سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ فرمایا۔ ان لوگوں کا خاص خیال رکھو۔ اور انہیں خود امداد بغیر ان کی طرف سے سوال کے بہم پہنچاؤ۔ اسلام نے سوال کرنے کی یوں بھی ممانعت فرمائی ہے۔ اور بھیک مانگنا ناپسند ہے۔ اس لئے اغنیاء کو تاکید فرمادی۔ کہ خود غرباء کا خیال رکھیں اور ان کے حوائج کو حتی الوسع پورا کرنے کی کوشش کریں۔ تا سوال کی نوبت ہی نہ آئے۔

خیرات کس حالت میں کی جائے

فرمایا۔ اٰتی المال علیٰ حبہٖ یعنے مال ایسی حالت میں خرچ کرو۔ کہ تمہیں اس سے محبت اور رغبت ہو۔ یہ نہیں۔ کہ کوئی چیز ناپسندیدہ ہوئی۔ اور اسے خرچ کر دیا۔ ناقص اور نکمی اشیاء کو خرچ کرنے کی بھی خصوصیت سے ممانعت فرمائی۔ جیسا کہ فرمایا ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون ولستم باٰخذیہ یعنے جس چیز کو تم خود پسند نہیں کرتے۔ اسے فی سبیل اللہ خرچ مت کرو۔

خیرات کرنے کے بعد

کسی کو بطور امداد کچھ دینے کے بعد اس پر احسان جتانے کی اسلام نے ممانعت کی ہے۔ جیسے فرمایا۔ لا تبطلوا صدقٰتکم بالمن والاذیٰ

خرچ کرتے وقت کونسے امور مدنظر ہوں

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ مومنین کو حکم دیتا ہے۔ کہ واٰت ذا القربیٰ حقہ والمسکین وابن السبیل ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیٰطین وکان الشیطٰن لربہ کفورا۔ ولا تجعل یدک مغلولۃ الیٰ عنقک ولا تبسطھا کل البسط فتقعد ملوماً محسورا یعنے خرچ کرتے وقت اسراف نہ کیا کرو کیونکہ مسرف شیطان کے بھائی ہیں۔ یہ بھی نہ ہو۔ کہ اپنے ہاتھ گردن سے لپیٹ رکھو۔ یعنے ممسک اور بخیل ہو جاؤ۔ اور کچھ بھی خرچ نہ کرو۔ اور یہ بھی نہیں۔ کہ سب کچھ لٹا کر خود ننگ دھڑنگ ہو بیٹھو۔ بلکہ وسطی رستہ پر چلو۔ خرچ بھی کرو۔ اور اپنے لئے بھی رکھو۔ دور اندیشی سے کام لو۔ اور بے محل خرچ نہ کرو۔

پاس نہ ہونے کی صورت میں

فرمایا۔ قول معروف ومغفرۃ خیر من صدقۃ یتبعھا اذیً یعنے بھلی بات کرو۔ اور مغفرت کی دعا کرو۔ اپنے لئے بھی اور مانگنے والے کے لئے بھی۔ اپنے لئے اس واسطے کہ تمہیں دینے کی توفیق نہیں۔ اور اس کے لئے اس واسطے کہ وہ محتاج پھر رہا ہے۔ اور مانگنے پر بھی خالی ہاتھ جا رہا ہے۔ پھر فرمایا اما تعرضن عنھم ابتغاء رحمۃ من ربک ترجوھا فقل لھم قولاً میسورا۔ یعنی اگر پاس نہ ہو۔ لیکن ملنے کی امید ہو۔ تو انہیں تسلی دو۔ جسقدر پورا کر سکنے کی استطاعت رکھتے ہو۔ اسی قدر امداد کا وعدہ ان سے کردو۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو یکم مئی ۳۲ء سے ۳۰ اپریل ۳۳ء تک کے لئے عہدہ دار منظور کیا جاتا ہے۔ بعض جماعتوں نے سکرٹری عباد اللہ۔ سکرٹری انصار اللہ۔ مہتمم امور عامہ۔ انسپکٹر تبلیغ۔ محصل وغیرہ کے عہدوں پر بعض اصحاب کو مقرر کیا ہے لیکن چونکہ یہ عہدے صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ نہیں ہیں۔ اس لئے ان کی منظوری جماعتوں کو متعلقہ صیغہ جات سے حاصل کرنی چاہیئے۔ اور اس کے متعلق پیس نے ایک واضح اعلان کر دیا ہوا ہے۔

بنگال پراونشل انجمن احمدیہ

جنرل سکرٹری — خان بہادر مولوی ابوالہاشم خان صاحب چوہدری
سکرٹری تعلیم و تربیت — اے۔ ایف۔ ایم۔ عبد القادر صاحب
سکرٹری تبلیغ — مولوی اے۔ ایم کے خلیل الرحمٰن صاحب
سکرٹری مال — مولوی محمد عبد الحفیظ صاحب
جائنٹ سکرٹری مال — مولوی دولت احمد خان صاحب
سکرٹری امور عامہ امور خارجہ — مولوی دولت احمد خان صاحب
سکرٹری تالیف و تصنیف — مولوی محمد عبد الحفیظ صاحب

خوشاب

پریذیڈنٹ } ملک گل محمد صاحب مثلخوان
سکرٹری وصایا }
جنرل سکرٹری و سکرٹری امور عامہ — ملک ہدایت اللہ صاحب
سکرٹری تبلیغ — میاں غلام یٰسین صاحب
جائنٹ سکرٹری تبلیغ — مرزا جان عالم بیگ صاحب
سکرٹری مال و محاسب — ملک نصر اللہ خان صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — مولوی عبد الکریم صاحب
آڈیٹر — مرزا جان عالم بیگ صاحب
لائیبریرین — ملک نصر اللہ خان صاحب و مولوی عبد الکریم صاحب

انبالہ

جنرل سکرٹری — حاجی شیخ میراں بخش صاحب
اسسٹنٹ " — میاں بشیر احمد صاحب
سکرٹری تبلیغ — بابو عبد الحلیم صاحب
سکرٹری مال — بابو عبد الحمید صاحب
سکرٹری امور عامہ — شیخ عبد اللہ صاحب

لاہور چھاؤنی

جنرل سکرٹری — چوہدری عبد اللہ خان صاحب بی اے
سکرٹری امور خارجہ — چوہدری عبد اللہ خان صاحب بی اے
سکرٹری تبلیغ — محمد اشرف خان صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — حاجی اللہ بخش صاحب
محاسب — میاں محمد امیر صاحب
امین — چوہدری سراج الدین صاحب

احمدی پور

پریذیڈنٹ — عبد المغنی صاحب

نتلے عالی

سکرٹری تبلیغ میاں عبد الکریم صاحب۔ سکرٹری مال شیخ غلام محمد صاحب

دہلی

جنرل سکرٹری — بابو اکبر علی صاحب
سکرٹری تبلیغ و تالیف و تصنیف — مولوی عبد الحمید صاحب
سکرٹری مال — بابو غلام حسین صاحب
جائنٹ سکرٹری مال — ڈاکٹر جلال الدین صاحب و بابو محمد رمضان صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — مولوی عبد المجید صاحب
جائنٹ سکرٹری تعلیم و تربیت — بابو خادم حسین صاحب و چوہدری مقصود علی صاحب
سکرٹری امور عامہ — قریشی مختار احمد صاحب
سکرٹری امور خارجہ — ڈاکٹر شمس الدین صاحب

شملہ

جنرل سکرٹری و سکرٹری امور عامہ — منشی نصیر الحق صاحب
سکرٹری مال — بابو عبد الحمید صاحب
سکرٹری تبلیغ بابو فضل محمد خان صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت چوہدری شیخ احمد صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری مال — بابو صلاح الدین صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری تبلیغ — چوہدری محمد شریف صاحب

ملتان شہر

پریذیڈنٹ — شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر
وائس پریذیڈنٹ و سکرٹری امور خارجہ — مفتی محمد بخش صاحب
جنرل سکرٹری — شیخ محمد حسین صاحب
سکرٹری تبلیغ و سکرٹری وصایا — بابو غلام رسول صاحب
سکرٹری مال منشی محمد حیات خان صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی عنایت اللہ صاحب
سکرٹری امور عامہ — ملک شیر محمد صاحب

لودہراں

پریذیڈنٹ منشی محمد نواب خان صاحب جنرل سکرٹری شیخ محمد سلطان صاحب
سکرٹری مال و محاسب — مستری عبد الخالق صاحب
سکرٹری تبلیغ — حافظ دین محمد صاحب و ملک محمد بخش صاحب
سکرٹری وصایا — منشی محمود خان صاحب

گجرات

جنرل سکرٹری منشی عبد العزیز صاحب سکرٹری تبلیغ۔ شیخ عبد الغفور صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری تبلیغ چوہدری محمد حسین صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی محمد رمضان صاحب سکرٹری امور عامہ چوہدری عبد الحکیم صاحب سکرٹری مال چوہدری عبد العزیز خان صاحب

سکرٹری مال بابو محمد سلیم صاحب۔ محاسب میاں عبد العزیز صاحب
سکرٹری امور عامہ — ڈاکٹر علم الدین صاحب

ایبٹ آباد

جنرل سکرٹری — مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل
سکرٹری تبلیغ مولوی عبد الحق صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی علی بہادر صاحب
سکرٹری ضیافت ڈاکٹر فیروز الدین صاحب محاسب جمعدار شیخ مظفر احمد صاحب

قادیان دارالامان

پریذیڈنٹ — میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار فاروق
جنرل سکرٹری ملک نادر خان صاحب سکرٹری تبلیغ ملک فضل حسین صاحب
سکرٹری امور عامہ ماسٹر اللہ دتا صاحب سکرٹری مال غلام مجتبیٰ صاحب

گنج (لاہور)

پریذیڈنٹ — مولوی جلال الدین صاحب
جنرل سکرٹری و سکرٹری تعلیم و تربیت — بابو محمد اسماعیل صاحب
سکرٹری مال و وصایا — مستری حسن الدین صاحب
سکرٹری تبلیغ — صوفی رحمت اللہ صاحب
سکرٹری امور عامہ و سکرٹری امور خارجہ — مرزا بشیر احمد صاحب

پشاور

پریذیڈنٹ قاضی محمد یوسف صاحب جنرل سکرٹری میاں مظفر الدین صاحب
سکرٹری مال خواص خان صاحب سکرٹری تبلیغ میاں احمد گل صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت ماسٹر محمد شاہ صاحب سکرٹری امور عامہ مرزا مظفر احمد صاحب
سکرٹری امور خارجہ مرزا شربت علی صاحب محاسب حکیم مرغوب اللہ صاحب
آڈیٹر منشی عبد المجید صاحب امین میاں مظفر الدین صاحب

آرہ و چک ۹

سکرٹری تبلیغ سکرٹری مال و سکرٹری وصایا سید لال شاہ صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت منشی محمد الدین صاحب سکرٹری امور عامہ ملک چراغ دین صاحب

کھیوالی

پریذیڈنٹ میاں عمر الدین صاحب سکرٹری تبلیغ میاں عمر الدین صاحب
سکرٹری مال و امین چوہدری احمد خان صاحب محاسب میاں رکن الدین صاحب

دیپالپور

سکرٹری تبلیغ مرزا ضمیر علی صاحب اسسٹنٹ سکرٹری تبلیغ شیخ محمد یوسف صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت شیخ صلاح الدین صاحب سکرٹری امور عامہ مرزا سید محمد صاحب ٹھیکیدار
اسسٹنٹ سکرٹری امور عامہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب سکرٹری مال مولوی نیاز محمد صاحب

حیدرآباد دکن

جنرل سکرٹری سید بشارت احمد صاحب سکرٹری مال سیٹھ محمد غوث صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت و سکرٹری تالیف و تصنیف مولوی بہاؤالدین صاحب
سکرٹری تبلیغ مولوی عبد القادر صاحب صدیقی سکرٹری امور عامہ حافظ مولوی عبد العلی صاحب
سکرٹری امور خارجہ سیٹھ حسین صاحب سکرٹری وصایا مولوی منظور احمد صاحب

سرطوعہ

جنرل سکرٹری چوہدری عبد اللطیف صاحب سکرٹری تبلیغ میاں علی محمد صاحب

یہ سمجھ کر جہاں انہوں نے مستورات کے متعلق ہر ممکن دینی خدمت سر انجام دینی شروع کی۔ وہاں دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے اور طبقہ خواتین کے لئے اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ فیض رساں بنانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی زیر تربیت دینیات تعلیم حاصل کرنے میں مشغول کر دیا۔ اور اس سرگرمی کے ساتھ مصروف ہوئیں۔ کہ نہ اپنی اولاد کی پرواہ کی۔ نہ آرام و آسائش کی نہ صحت کی۔ آخر خدا تعالےٰ نے ان کی اس مسلسل و لگاتار قربانی کو جو انہوں نے نکاح کے بعد سات سال تک پیش کی قبول فرما لیا۔ اور اپنی بے شمار مصلحتوں اور حکمتوں کے ماتحت حال ہی میں انہیں اپنے پاس بلا لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کی وفات کا غم

یہ وہ دوسری قربانی ہے۔ جو جماعت کی خواتین کے لئے خدا تعالےٰ کی راہ میں پیش ہوئی۔ خدا تعالےٰ کے حضور تو یہ قربانیاں مقبول ہو گئیں۔ اور ان دونوں وجودوں کو جنہوں نے خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت میں اور اس کے لئے تیاری میں گھل گھل کر جانیں دیں شہادت کا درجہ حاصل ہو گیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی بے شمار مصروفیتوں کے باوجود محض جماعت کی ہمدردی اور سلسلہ کے مفاد کی خاطر ان کی تعلیم و تربیت کے لئے جو ذاتی طور پر محنت و مشقت فرمائی۔ اور جو دیگر انتظامات کئے۔ ان احسانات کے لئے جماعت کے دل جذبات شکر گزاری سے پُر ہیں۔ اور حضور کے دوسرے احسانات کی طرح یہ بھی اتنا بڑا احسان ہے۔ جس کے بار گراں سے جماعت کے ہر فرد کا سر ہمیشہ جھکا رہیگا۔ لیکن حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کی وفات نے جماعت کے اس غم اور صدمہ کو جو حضرت امۃ الحی صاحبہ کی وفات کی وجہ سے پہنچا تھا۔ بالکل تازہ کر دیا۔ بلکہ اس صدمہ کو دوہرا بنا دیا۔

مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں

لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ بھی سنت ہے۔ کہ وہ غموں کے پیچھے انعامات کا سلسلہ بھی رکھ دیتا ہے۔ اس لئے جماعت کے لئے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ دنیا میں رنج و غم ہوتے ہیں۔ اور انسان کی روحانی اصلاح و ترقی کے لئے ان کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن مومنوں کو اس دنیا میں کوئی ایسا غم اور کوئی ایسی مصیبت نہیں آ سکتی۔ جو ان کو مٹا سکے۔ اور ان کی ترقی میں حائل ہو سکے۔ جب ان کے لئے کوئی مصیبت مقدر کی جاتی ہے۔ تو پھر اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کے لئے ایسے انعامات بھی مقدر کئے جاتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی نصرتوں اور اس کے احسانوں پر دلالت کرتے ہیں۔ اس لئے بڑے سے بڑے غم اور صدمہ میں بھی انکے لئے مایوسی کا کوئی لمحہ نہیں آتا۔ اور وہ خدا تعالےٰ کے انعامات کے منتظر رہتے ہیں۔ پس جماعت کے لئے حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کی وفات کا صدمہ بہت بڑا صدمہ ہے۔ جس نے پہلے صدمہ کو بھی تازہ کر دیا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کی مصلحتوں اور حکمتوں کو تمام انسانی تدابیر سے برتر سمجھنے والی جماعت کو یہ بھی یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ اس رنگ میں بھی جماعت کے لئے اپنی نصرت دکھائیگا۔ اور ان اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کے لئے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیش نظر ہیں اور جو جماعت کی ترقی اور کامیابی کے لئے ضروری ہیں۔ کوئی نہ کوئی سامان ضرور کریگا۔

دین کے لئے قربان ہونے والی ہستیوں کی یاد

ہاں ان مقدس ہستیوں کی یاد جماعت کو ہمیشہ رہے گی۔ جنہوں نے اپنے آپ کو جماعت کے طبقہ نسواں کی ترقی و بہبودی کے لئے خدا کی راہ میں قربان کر دیا۔ اور ہمیشہ رہنی چاہیئے۔ کیونکہ انہوں نے جو مشقت اور جانفشانی خدمت دین کرنے اور بیش از بیش خدمت دین کے قابل بننے میں دکھائی۔ وہ نہایت ہی شاندار ہے۔ اتنی شاندار کہ ہماری جماعت کی مستورات آئندہ جو دینی خدمات سر انجام دینگی۔ ان کے لئے نہایت اور مضبوط بنیاد قائم ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں ان پر نازل ہوں۔ اور انہیں اتنے سے اعلیٰ روحانی مدارج عطا کئے جائیں۔ آمین ثم آمین

ضلع ہوشیارپور۔ جالندھر۔ لدھیانہ اور ریاستہائے پٹیالہ نابھہ مالیرکوٹلہ و جیند کی جماعتیں توجہ فرمائیں

گزشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو ایک سب کمیٹی بجٹ کے متعلق غور کرنے کے لئے بنائی تھی۔ اور جو خود حضرت صاحب کی صدارت میں مورخہ ۵ر۶ ماہ حال کو منعقد ہوئی۔ اس میں مندرجہ عنوان جماعتوں کے بجٹ آمد کی تشخیص کے واسطے حضرت صاحب نے خاکسار کو مقرر فرمایا ہے لہذا اس اعلان کے ذریعہ ان حلقہ جات کی جملہ انجمن ہائے احمدیہ کے عہدہ داران کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کا بجٹ آمد مطابق اس طبع شدہ فارم کے جو ہر انجمن میں ارسال کی جارہی ہے۔ تیار کرکے دس روز کے اندر اندر خاکسار کے نام ارسال فرما دیں۔ اندراجات پوری پوری توجہ اور کوشش کے ساتھ بالکل صحیح صحیح مطابق واقعہ ہونے چاہئیں۔ اور یہ کوشش کی جانی چاہیئے۔ کہ کوئی احمدی اس فہرست سے باہر نہ رہ جائے اور ہر احمدی کی صحیح صحیح آمد درج ہو۔ آمد کے دریافت کرنے کا کام ایسے رنگ میں کیا جائے۔ کہ احباب خود بخوشی جوش اور اخلاص اور خوشی کے ساتھ اپنی صحیح صحیح آمد درج کروا دیں۔ لیکن اگر کسی کی طرف سے کوئی روک یا دقت پیدا ہو۔ تو پھر مطابق ہدایات مطبوعہ خود مقامی کارکنان ایسے دوست کی آمد کا اندازہ کر کے اندراج کر دیں اور کیفیت میں نوٹ کر دیں۔ کہ یہ اندازہ مقامی عہدہ داروں کا تجویز کردہ ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب اس معاملہ میں خاص توجہ اور اخلاص کے ساتھ کام کر کے خدا تعالےٰ کی رضا اور خلیفہ وقت کی خوشنودی حاصل کرنے کی پوری پوری کوشش فرمائیں گے۔ اللہ تعالےٰ ان کے ساتھ ہو۔ خاکسار مرزا بشیر احمد جائنٹ ناظر بیت المال برائے تشخیص دلادیان

وظائف کے متعلق ضروری اعلان

جن طلباء کو نظارت ہذا کی طرف سے کوئی تعلیمی وظیفہ ملتا ہے۔ ان کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ وظائف کے متعلق قاعدہ یہ ہے۔ کہ اول ہر وظیفہ صرف مقررہ میعاد کے لئے منظور ہوا کرتا ہے۔ جو کسی صورت میں ایک تعلیمی درجہ سے زیادہ نہیں ہوتی مثلاً اگر کسی طالب علم کا وظیفہ نہم کلاس میں منظور ہوا ہے۔ اس وظیفہ کی میعاد زیادہ سے زیادہ ایف اے کے امتحان تک ہوگی۔ جس کے بعد اگر وظیفہ کی ضرورت ہو۔ تو دوبارہ درخواست آنی چاہیئے۔ دوم سالانہ امتحان میں فیل ہو جانے پر ہر وظیفہ قاعدہ کے طور پر بند ہو جایا کرتا ہے۔ خواہ یہ امتحان میعاد مقررہ کے اندر ہی ہو۔ پس جو طلباء ان ہر دو قواعد میں سے کسی قاعدہ کے نیچے آتے ہوں انہیں چاہیئے۔ کہ اپنے وظائف منظور شدہ کو بند سمجھیں ہاں اگر کسی کو ضرورت ہو تو وہ اپیل حسب گنجائش اور حسب قواعد غور ہو سکے گا۔ مگر اس بارہ میں قطعاً کوئی وعدہ نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ان کا سابقہ وظیفہ بحال ہو سکے گا۔ یا نہیں۔ جو طلباء ان قواعد کے نیچے نہیں آتے انہیں بھی چاہیئے۔ کہ اپنے سالانہ امتحان میں پاس ہونے کے متعلق دفتر ہذا میں تصدیق ارسال کریں۔ ورنہ انہیں فیل شدہ سمجھا جا کر ان کا وظیفہ بند کر دیا جائیگا۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۷ر ۲۸ر مئی ۱۹۳۳ء بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔ جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز فاضل لیکچرار علاوہ دیگر مضامین کے مندرجہ ذیل مضامین پر بھی تقاریر فرمائیں گے:۔

(۱) پیشگوئی محمدی بیگم۔ (۲) مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ (۳) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ (۴) وفات مسیح ناصری (۵) امکان نبوت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۶) کسر صلیب (۷) عصمت انبیاء۔ (۸) باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب (۹) اسلام اور وید کے دھرم (۱۰) کلگی اوتار کی آمد ثانی۔ اگر کوئی جماعت مندرجہ بالا مضامین میں سے کسی پر مناظرہ کرنا چاہے۔ تو ۲۰ر مئی ۱۹۳۳ء تک ہمارے پاس اپنی درخواست بھیجکر شرائط کا تصفیہ کر سکتی ہے۔ جلسہ کا مکمل اور مفصل پروگرام علیحدہ شائع ہوگا۔

الداعی سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ شہر سیالکوٹ

خریداران الفضل جن کو وی پی ہونگے

یہ ان خریداران الفضل کے ناموں کی فہرست ہے جن کا چندہ الفضل ۱۶ مئی سے ۱۵ جون تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ براہ مہربانی اپنا اپنا نام دیکھ کر چندہ بذریعہ منی آرڈر یا معرفت محاسب صدر انجمن ادا فرمائیں۔ ورنہ ۵ جون کا الفضل وی پی ہوگا۔ اکثر احباب پہلے خاموش رہتے ہیں اور جب وی پی تیار ہو جاتا ہے تو پھر اپنے منشاء سے اطلاع دیتے ہیں۔ اطلاع یہ فہرست پڑھتے ہی دینی چاہیئے (مینیجر الفضل)

نمبر خریداری — نام

۵۷ سید صادق حسین صاحب
۱۳۰ محمد یوسف صاحب
۱۳۱ چوہدری نذیر احمد صاحب
۱۳۲ مولوی محمد عبداللہ صاحب
۱۵۰ بابو محمد افضل صاحب
۱۸۱ منشی غلام حیدر صاحب
۲۱۳ محمد عثمان صاحب
۶۴۹ مولوی محمد الدین صاحب
۹۳۰ مولوی غلام رسول صاحب
۱۴۷۱ جان محمد صاحب
۱۸۱۷ بابو اللہ بخش صاحب
۱۹۱۱ میاں جان محمد صاحب
۲۳۴۳ محمد ابراہیم صاحب
۲۵۴۷ سید شجاعت حسین صاحب
۲۵۸۲ چوہدری نعمت اللہ صاحب
۲۵۹۶ سلطان احمد صاحب
۲۸۳۵ عزیز اللہ خان صاحب
۳۱۵۸ شیخ عبدالمالک صاحب
۳۴۳۰ عبدالعزیز صاحب
۳۴۷۳ ہدایت اللہ صاحب
۳۶۱۱ جھنڈے خان صاحب
۳۶۳۸ منشی احمد الدین صاحب
۳۸۴۲ رفیع الدین احمد صاحب
۴۱۳۶ محمد عیسیٰ صاحب
۴۱۸۹ بابو فضل الٰہی صاحب
۴۴۵۰ منشی محمد عبداللہ صاحب
۴۷۱۰ غلام نبی صاحب

نمبر خریداری — نام

۴۷۵۹ عبدالسلام صاحب
۴۸۸۵ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب
۴۹۲۵ عبدالرحیم صاحب
۵۰۴۶ ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب
۵۲۲۴ منشی غلام محمد صاحب
۵۲۳۱ چوہدری محمد بخش صاحب
۵۳۱۶ خلیل شاہ صاحب
۵۶۸۲ عبدالشکور صاحب
۵۷۷۴ محمد عبدالستار صاحب
۵۹۷۴ محبوب علی شاہ صاحب
۶۱۱۲ کے ڈی احمد صاحب
۶۱۲۰ گلزار احمد صاحب
۶۱۲۲ عبدالرشید صاحب
۶۲۱۴ عبدالغفور صاحب
۶۳۹۴ مرزا مبارک بیگ صاحب
۶۵۹۲ محمد خان صاحب
۶۷۳۶ چوہدری خدا بخش صاحب
۶۹۱۱ عبدالکریم صاحب
۶۹۲۰ ملک بہادر خان صاحب
۶۹۲۱ حشمت علی صاحب
۶۹۲۴ دوست محمد صاحب
۷۰۶۲ احمد الدین صاحب
۷۱۸۳ چوہدری کریم بخش صاحب
۷۱۸۹ بابو عبدالعزیز صاحب
۷۲۲۹ خان بہادر چوہدری محمد دین صاحب
۷۴۱۳ شیخ عبدالعلیم صاحب
۷۶۵۰ سید مہدی حسن شاہ صاحب

۷۷۶۳ اے آر صوفی صاحب
۷۷۹۷ میاں محمد بخش صاحب
۷۸۵۹ مولا بخش صاحب
۷۹۱۳ ڈاکٹر سید اقبال حسین صاحب
۷۹۲۳ بدیع الزمان خان صاحب
۷۹۳۸ عبدالمجید صاحب
۷۹۴۱ بابو محمد اسمٰعیل صاحب
۷۹۴۲ اہلیہ شیخ حامد علی صاحب
۷۹۴۶ محمد اکرم صاحب
۷۹۸۰ شیخ محمد عبداللہ صاحب
۷۹۸۱ نواب ادیب یار جنگ
۸۰۳۶ نصیر احمد صاحب
۸۱۹۹ خانزادہ امیر اللہ خان صاحب
۸۲۶۰ قاضی محمد عمر خان صاحب
۸۲۶۲ محمد عبدالحق صاحب
۸۲۹۹ چوہدری فضل داد خان صاحب
۸۳۰۰ حکیم فتح دین صاحب
۸۳۰۲ محمد مراد صاحب
۸۳۲۳ فضل محمد خان صاحب
۸۳۸۸ مرزا جان عالم صاحب
۸۴۵۷ قاضی شاد بخت صاحب
۸۴۵۹ سید وزارت حسین صاحب
۸۴۷۹ اللہ دتہ صاحب
۸۵۱۶ دانشمند صاحب
۸۶۰۲ عبدالعزیز صاحب
۸۶۰۳ نقیر عبداللہ خان صاحب
۸۶۱۷ مسٹر رفیع الزمان صاحب
۸۶۴۷ قادر بخش صاحب
۸۷۲۰ بابو محمد منیر صاحب
۸۷۵۵ چوہدری کریم بخش صاحب
۸۷۶۱ سید ظہور احمد شاہ صاحب
۸۷۶۴ رکن دین صاحب
۸۷۶۶ ایم اے غنی صاحب
۸۷۷۳ شیخ خادم حسین صاحب
۸۷۷۷ محمد سعید خان صاحب
۸۷۸۳ بابو سردار احمد صاحب
۸۸۴۳ غلام رسول صاحب
۸۸۶۶ ولی محمد صاحب
۸۸۸۱ چوہدری غلام محمد صاحب

۸۸۸۳ غلام رسول صاحب
۸۹۱۱ بابو عبدالواحد صاحب
۹۰۸۸ بابو غلام احمد صاحب
۹۰۸۹ شیخ سبحان علی صاحب
۹۰۹۳ ایم اے جلیل فیضی صاحب
۹۰۹۳ چوہدری باغ دین صاحب
۹۰۹۴ ایچ۔ ایم محمد حیات صاحب
۹۰۹۷ مولوی عبدالباقی صاحب
۹۱۵۸ سیٹھ خیر الدین صاحب
۹۱۹۱ حافظ محمد اشرف صاحب
۹۲۰۲ سردار فیض اللہ خان صاحب
۹۲۱۲ ایم اے سبحان صاحب
۹۲۳۴ چوہدری پیر محمد صاحب
۹۲۴۷ بابو عطاء اللہ صاحب
۹۲۵۳ ماسٹر محمد طفیل صاحب
۹۲۸۴ محمود احمد شاہ صاحب
۹۲۸۵ شیخ تجمل حسین صاحب
۹۲۹۷ ڈاکٹر محبوب الرحمٰن صاحب
۹۳۱۵ ملک غلام محمد صاحب
۹۳۳۶ چوہدری عبدالحی صاحب
۹۳۴۴ منشی عبدالعزیز صاحب
۹۳۵۰ مسعود احمد صاحب
۹۳۵۱ بابو شکر الٰہی صاحب
۹۳۵۴ مرزا محمد اسمٰعیل صاحب
۹۳۵۵ چوہدری علی محمد صاحب
۹۳۵۷ شیخ نذیر احمد صاحب
۹۳۶۶ سردار نظام الدین خان صاحب
۹۳۶۷ سردار بہادر نواب محبوب خان صاحب
۹۳۶[illegible] نذیر محمد خان صاحب
۹۳۷۰ چوہدری محمد طفیل صاحب
۹۳۷۳ حکیم انوار حسین صاحب
۹۳۷۵ بابو عبدالحلیم صاحب
۹۳۷۶ ڈاکٹر محمد احمد صاحب
۹۳۹۱ ماسٹر غلام محمد صاحب
۹۴۵۴ خان ظہور حسین شاہ صاحب
۹۴۶۰ بشیر احمد صاحب
۹۴۸۲ خواجہ محمد شریف صاحب
۹۴۹۹ محمد عبداللہ صاحب
۹۵۱۷ غلام رسول صاحب
۹۵۷۵ کے دین صاحب

۹۵۲۸ ملک نبی محمد صاحب
۹۵۴۷ ماسٹر بشیر احمد صاحب
۹۵۴۸ حاجی اے کے احمدی
۹۵۶۶ جناب محمد اکبر صاحب
۹۵۶۷ مستری محمد یعقوب صاحب
۹۵۷۰ منشی حسن محمد صاحب
۹۵۷۱ چراغ الدین صاحب
۹۵۷۲ فیروز الدین صاحب
۹۵۷۶ محمد حیات صاحب
۹۵۷۸ سید عبدالغنی صاحب
۹۵۷۹ غلام علی صاحب
۹۵۸۱ چوہدری محمد حسین صاحب
۹۵۸۲ محمد نثار احمد صاحب
۹۵۸۴ کریم بخش صاحب
۹۵۸۸ اے حمید صاحب
۹۵۹۱ محمد ثناء اللہ خان صاحب
۹۵۹۳ مولوی محمد فضل صاحب
۹۵۹۴ محمد الدین صاحب
۹۶۰۴ مولوی محمد الدین صاحب
۹۶۳۰ محمد عبدالمجید صاحب و عبدالرشید صاحب
۹۶۳۱ محمد عبداللہ صاحب
۹۶۳۲ محمد یعقوب خان صاحب
۹۶۵۳ حافظ فیض محمد صاحب
۹۶۵۷ عبدالغنی صاحب
۹۶۶۹ میاں اللہ رکھا صاحب

۹۶۷۲ چوہدری نواب علی صاحب
۹۶۸۳ سید محمد شاہ صاحب
۹۶۹۴ حافظ احمد دین محمد صاحب
۹۶۹۶ اللہ بخش صاحب
۹۶۹۷ عبدالحلیم صاحب
۹۶۹۹ سید عبدالرشید صاحب
۹۷۰۲ مستری غلام محمد صاحب
۹۷۰۵ محمد شریف صاحب
۹۷۱۴ چوہدری غلام محی الدین صاحب
۹۷۱۷ عبدالرحمٰن صاحب
۹۷۲۷ بابو گوردتہ مل صاحب
۹۷۲۸ ڈاکٹر برکت علی صاحب
۹۷۳۰ عبدالکریم صاحب
۹۷۳۴ رحمت علی صاحب
۹۷۵۴ مولوی کرم الدین صاحب
۹۷۵۵ سردار غلام حسین خان صاحب
۹۷۵۶ میاں حسن محمد صاحب
۹۷۶۶ شیخ عبدالقادر صاحب
۹۷۷۸ والدہ خلیفہ صلاح الدین صاحب
۹۷۷۶ حکیم محمد عمر صاحب
۹۷۹۷ ظہور الدین صاحب
۹۷۹۸ دوست محمد صاحب
۹۸۱۱ محمد یوسف صاحب
۹۸۱۴ بابو محمد اصغر علی صاحب
۹۸۱۵ مسٹر محمد اسلم صاحب

احمدی خانساماں کا پتہ مطلوب

دفتر امور عامہ انگریزی کھانے پکانے کا کام ایسے آدمی کو سکھلانا چاہتا ہے۔ جو کام سیکھنے کے بعد قادیان میں کام کرے تاکہ مرکز میں جو اس قسم کے مہمان آئیں۔ ان کو کھانے کی تکلیف نہ ہو۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ہمیں ایک ایسے ہوشیار اور مخلص احمدی خانساماں کا پتہ درکار ہے۔ جو اس قسم کے امیدوار کو اپنے پاس رکھکر کام سکھلا دے لہذا احباب سے درخواست ہے کہ وہ کسی ایسے خانساماں کا پورا پتہ دفتر امور عامہ میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

وصیتیں

مسل ۳۸۷۳:۔ منکہ رشیدہ بیگم زوجہ ماسٹر علی محمد بی اے بی ٹی قوم سید عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور آج مورخہ ۲۳/۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور قیمتی ایک ہزار روپیہ میرے مہر میں سے مبلغ ایکہزار روپیہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ العبد: رشیدہ بیگم بقلم خود گواہ شد:۔ علی محمد صابر بی اے بی ٹی ۲۳/۲ قادیان خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ سید عبدالحی کرشل ہوس منصوری

مسل ۳۵۰۲:۔ منکہ غلام حسین ولد میاں چوغطے خاں قوم ورک احمدی عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۴ دسمبر ۱۹۲۵ء ساکن چاہل تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ آج مورخہ ۳۱/۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی بھی نہیں ہے۔ میرا گذارہ اس وقت میری ماہوار آمدنی پر ہے۔ جو مبلغ للعہ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور کوئی اور جائداد یا زمین وغیرہ مجھے حاصل ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن ہوگی۔ غرضیکہ میری وفات کے بعد جو بھی جائداد ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک انجمن ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی فقط:۔ المرقوم۔ غلام حسین بقلم خود نقشہ نویس محکمہ نہر منٹگمری۔ گواہ شد:۔ محمد شریف وکیل منٹگمری گواہ شد:۔ محمد سعید چوہدری دار الرحمت منٹگمری۔

مسل ۵۰۳۴:۔ منکہ مہر النساء زوجہ بابو غلام حسین قوم ورک احمدی عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت ۲۸ دسمبر ۱۹۲۹ء ساکن چاہل تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ آج مورخہ ۳۱/۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت صرف بصورت حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ ہے جو میرے خاوند کے ذمہ قرضہ ہے۔ اور نیز مجھے اپنے ذاتی خرچ کے لئے مبلغ صہ روپیہ ماہوار ملتے ہیں جس کی بھی میں وصیت کرتی ہوں کہ میں اپنی جائداد اور آمدنی کا کمی بیشی کی صورت میں دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ میرے مرنیکے بعد جس قدر بھی میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک انجمن ہوگی۔ حصہ حق مہر انشاء اللہ اپنی وصیت میں بذریعہ اقساط ادا کرونگی۔ المرقوم۔ مہر النساء موصیہ مذکور۔ گواہ شد:۔ غلام حسین بقلم خود خاوند موصیہ گواہ شد:۔ محمد بخش پنشنر صدر قانونگو منٹگمری بقلم خود۔

مسل ۳۳۹۰:۔ منکہ چوہدری محمد حسین ولد چوہدری علی محمد قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر للعہ سال بیعت ۱۹۰۱ء ساکن طالب پور ضلع گورداسپور۔ آج مورخہ ۳۱/۷ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ تقریباً سو گھماؤں اراضی زرعی واقعہ ضلع گورداسپور۔ واراضی موضع میلپور ڈاکخانہ خاص تحصیل پسرور تقریباً دس بیگھ جس کی کل قیمت تقریباً دس ہزار روپیہ تک ہے۔ لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر بھی ہے۔ جو کہ خالص آمدنی -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں۔ تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ اگر میری جائداد بعد ادائیگی قیمت بارِ وصیت میری زندگی میں بکلی فنا ہو گئی تو انجمن کو میری وفات

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

اعلیٰ حضرت نظام حیدر آباد دکن نے ۱۰ر مئی کو ایک فرمان کے ذریعہ بعض اعلیٰ مرتبہ خاندانوں کو اس وجہ سے ملامت کی ہے۔ کہ ان کے بعض افراد عیش و عشرت میں مشغول ہیں جو نہ صرف ان کی ذات کے لئے نقصان رساں فعل ہے بلکہ ان کے اسلاف کے نام پر بھی دھبہ لگانے والا ہے جنہوں نے گذشتہ زمانہ میں بادشاہ اور ملک کی خدمات سرانجام دیکر اپنے نام کو روشن کیا تھا۔

شملہ سے ۱۷ مئی کی اطلاع ہے کہ پبلک سروس کمیشن کے امتحان جولائی ۳۳ء میں داخلہ کے لئے جو امپیریل سکرٹریٹ میں تقریباً بیس خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے ہونیوالا ہے اکیس ہزار تین سو درخواستیں موصول ہو چکی ہیں۔ اس حقیقت کے پیش نظر صاف ظاہر ہے کہ ملک میں بے روزگاری بہت بڑھ رہی ہے۔

اسٹیٹسمین کلکتہ کے سابق ایڈیٹر مسٹر ولیبر نے ۱۹ر مئی کو ویلنگٹن میں "اخبار نویسی" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ پیشہ خطرات سے لبریز اور بیحد مشقت طلب ہے۔ اس میں پہلے خطرہ ازالہ حیثیت عرفی کا ہے۔ دوسرا خطرہ فریب دہی کا ہے جس کا باعث غیر ذمہ دار نامہ نگاروں کی تحریرات ہوتی ہیں تیسرا خطرہ شخصی تشدد کا ہے۔ جس کی وجہ سے ایڈیٹر کی جان خطرہ میں ہوتی ہے۔

گاندھی جی کا ۱۹ مئی کو ایک میڈیکل بورڈ نے جو آٹھ مشہور ڈاکٹروں پر مشتمل تھا۔ معائنہ کیا اور متفقہ طور پر کہا کہ ان کی حالت بالکل درست ہے تشویش کی کوئی وجہ نہیں۔ کچھ کمزوری ضرور ہو گئی ہے۔ مگر وہ برت کی صورت میں لازمی ہے

حکومت پنجاب نے ایک انگریزی اشتہار جو سرخ رنگ میں شائع ہوا ہے۔ اور جس میں نوجوانوں کو جنگ آزادی میں حصہ لینے کی ترغیب دی گئی ہے ضبط کر لیا ہے۔ اس کا عنوان "اٹھو جاگو اور بیدار ہو جاؤ" ہے۔

جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے ہندوستانی مندوبین کا ایک جلسہ ۸ مئی کو ہز ہائی نس سر آغا خاں کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ اور فیصلہ کیا گیا کہ سلیکٹ کمیٹی کے سامنے صرف دو یا تین ارکان بحث کیا کریں۔ تاکہ سلیکٹ کمیٹی کے ارکان کے لئے اس بات کا موقع حاصل رہے۔ کہ وہ ہندوستانی مندوبین کے بیانات کے متعلق سوالات کر سکیں۔

چٹاگانگ سے ۱۹ مئی کی اطلاع ہے کہ ایک قریبی گاؤں میں پولیس اور انقلاب پسندوں میں تصادم ہو گیا۔ دونوں طرف سے گولیاں چلیں۔ جس کے نتیجہ میں دو انقلاب پسند مارے گئے۔ اور تین کو گرفتار کر لیا گیا۔

وی آنا میں پولیس نے ایک عورت کو گرفتار کیا۔ جس نے عدالت میں بیان کیا کہ مجھے بھیک مانگ کر ڈیڑھ ہزار پونڈ سالانہ آمدنی ہو جایا کرتی ہے۔

ہوس آف لارڈز نے ۱۸ مئی کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ امینڈمنٹ بل کی تیسری خواندگی بغیر بحث کے پاس کر دی۔ اور اسے ہوس آف کامنز میں بھیج دیا۔ یہ بل صوبجاتی کونسلوں میں توسیع کے متعلق ہے۔

جینوا سے ۱۸ مئی کی اطلاع ہے کہ تخفیف اسلحہ کانفرنس میں روس نے "جابر" کی جو تعریف پیش کی تھی۔ کانفرنس نے اسے منظور کر لیا ہے اس تعریف کے ماتحت آئندہ اعلان جنگ کرنا۔ حملہ کرنا اور بمباری کرنا جبر خیال کیا جائیگا

احمد آباد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ گاندھی جی کے پوتے کانتی لال اور اس کے چار ساتھیوں کو آوارہ گردی کے جرم میں ایک ایک سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

حکومت پنجاب کے ایک اعلان کے مطابق ۳ر جون کو ملک معظم کی سالگرہ کے اعزاز میں سرکاری تعطیل ہو گی۔

شملہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ لنڈن اور بمبئی کے درمیان ٹیلیفون کے سلسلہ کو کلکتہ اور مدراس تک توسیع کرنے کا کام چند دنوں تک شروع ہونے والا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جون کے پہلے ہفتہ تک کلکتہ اور مدراس بھی لنڈن سے ملحق ہو جائیں گے۔

گورنمنٹ ہند کی ۱۷ مئی کی اطلاع ہے کہ ریاست الور میں ۶ مئی کو تجارا میں محرم کے موقع پر فساد کے بعد صورت حالات بالکل پر سکون ہو گئی ہے۔ برطانوی افواج وہاں ۸ مئی تک رہیں۔ فساد کی وجہ سے کئی ہندو شہر چھوڑ کر چلے گئے۔ اور بے بنیاد افواہوں کی وجہ سے فرقہ وارانہ فساد کا خدشہ تھا۔ مگر حکام نے تمام احتیاطی تدابیر اختیار رکھیں۔ پولیس کی جمعیت دگنی کر دی گئی۔ اور بحالی اعتماد میں امداد دینے کے لئے اب سوار فوج کو تجارا جانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

مہاراجہ الور کے متعلق نئی دہلی سے ۲۰ مئی کی اطلاع ہے کہ وہ عنقریب ریاست کو چھوڑ کر آبو پہاڑ پر چلے جائیں گے اور وہاں سے ایک یا دو سال کے لئے ہندوستان سے باہر جا کر رہینگے۔ اطلاع مظہر ہے کہ ریاست کے اندرونی نظم و نسق خاص کر مالیہ کی فراہمی اور گذشتہ موسم سرما میں ٹیکسوں کی معافی کے سوال پر برطانوی حکام اور مہاراجہ صاحب میں اختلاف رائے نے نازک صورت اختیار کر لی ہے۔ "ہندوستان ٹائمز" کے سپیشل نامہ نگار کا بیان ہے کہ گورنر جنرل کے ایجنٹ کرنل اوگلوی نے مہاراجہ الور کو نوٹس دیا ہے کہ وہ دو باتوں میں سے جو چاہیں منتخب کر لیں یا دو سال کے لئے ریاست سے نکل جائیں۔ یا ایک تحقیقاتی کمیشن کا تقرر منظور کریں جو ریاست کے اندرونی معاملات کی تحقیقات کرے۔ کیونکہ ان معاملات سے ریاست میں بھی جوش پیدا ہو گیا ہے۔ اور بیرونی دنیا میں بھی۔

گاندھی جی کے متعلق تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ ۲۰ مئی سے انہوں نے ایک چشمہ کا پانی پینا شروع کر دیا ہے جو پونہ سے ۱۸ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس پانی میں سوڈا بائی کارب ملا دیا جاتا ہے۔

ٹانکن سے ۱۹ مئی کی خبر ہے کہ جاپانی فوجیں دو سمتوں سے پیکنگ شہر کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ شہر میں ہر لحظہ خطرہ بڑھ رہا ہے۔ دس ہزار سے زیادہ چینی ہلاک ہو چکے ہیں۔

ہٹلر گورنمنٹ کی طرف سے جرمنی کے ہوٹلوں اور چائے خانوں کے مالکوں کے نام حکم جاری کر دیا گیا ہے کہ عورتوں کا سگرٹ پینا ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔

برطانیہ کے محکمہ ڈاکخانہ نے مطلع کیا ہے کہ سمندر پار کے ممالک میں سلسلہ ٹیلیفون کی توسیع کے لئے انتظامات مکمل کر دئے گئے ہیں۔ چنانچہ آسٹریلیا کے ساتھ ۲۲ مئی۔ جنوبی افریقہ کے ساتھ ۲۳ مئی اور مصر و فلسطین کے ساتھ ۲۴ مئی سے سلسلہ گفتگو شروع ہو جائیگا۔

کلکتہ یونیورسٹی کی سینیٹ نے امسال ۶ نظر بندوں کو یونیورسٹی کے مختلف امتحانات میں شامل ہونیکی اجازت دی ہے

روس میں برطانوی گورنمنٹ کو نقصان پہنچانیکے لئے یہ قوانین نافذ کئے گئے ہیں کہ روسی رعایا کو برطانوی مال خریدنے کی ممانعت ہے۔ کوئی روسی کسی ایسے جہاز پر سوار نہیں ہو سکتا جس پر برطانوی جھنڈا لہرا رہا ہو۔ کوئی روسی انجمن برطانیہ میں کسی چیز کا آرڈر نہیں دے سکتی۔ روسی حدود میں برطانوی مال کی درآمد بند کر دی گئی ہے۔ اور روسی بندرگاہ میں آنے والے انگریزی جہازوں پر ٹیکس بھی زیادہ عائد کر دیا گیا ہے۔

ریاست بڑودہ کے ایک شہر کاڈی کے بدیشی پارچہ فروشوں کو انقلاب پسندوں کی طرف سے چٹھیاں موصول ہوئی ہیں کہ وہ اپنے بدیشی کپڑوں کے سٹاک پر مہریں لگا کر رکھیں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی